احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 30 اپریل 2004ء

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلیفون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 30 اپریل 2004ء 9 ربیع الاول 1425 ہجری - 30 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 94

علم دین کی فضیلت

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور ترقی دینا چاہتا ہے

اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔

(بخاری کتاب العلم باب من یرد اللّٰہ بہ خیرا حدیث نمبر 69)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس زمانہ میں دین کی قلمی خدمت کرنے والوں کی دس خصوصیات

اول۔ علم زبان عربی میں ایسا راسخ ہو کہ اگر مخالف کے ساتھ کسی لفظی بحث کا اتفاق پڑ جائے تو اپنی لغت دانی کی قوت سے اس کو شرمندہ اور قائل کر سکے۔ اور اگر عربی میں کسی تالیف کا اتفاق ہو تو لطافت بیان میں اپنے حریف سے بہرحال غالب رہے۔......**دوسری شرط** یہ ہے کہ...... تحقیق اور تدقیق اور لطائف اور نکات اور براہین یقینیہ پیدا کرنے کا خداداد مادہ بھی اس میں موجود ہو...... **تیسری شرط** یہ کہ کسی قدر علوم طبعی اور طبابت اور ہیئت اور جغرافیہ میں دسترس رکھتا ہو۔ کیونکہ قانون قدرت کے نظائر پیش کرنے کے لئے یا اور بعض تائیدی ثبوتوں کے وقت ان علوم کی واقفیت ہونا ضروری ہے۔ **چوتھی شرط** یہ کہ عیسائیوں کے مقابل پر وہ حصہ بائبل کا جو پیشگوئیوں وغیرہ میں قابل ذکر ہوتا ہے عبرانی زبان میں یاد رکھتا ہو۔ ہاں یہ سچ ہے کہ ایک عربی دان علم زبان کے فاضل کے لئے اس قدر استعداد حاصل کرنا نہایت سہل ہے...... **پانچویں شرط** خدا سے حقیقی ربط اور صدق اور وفا اور محبت الٰہیہ اور اخلاص اور طہارۃ باطنی اور اخلاق فاضلہ اور انقطاع الی اللہ ہے۔ کیونکہ علم دین آسمانی علوم میں سے ہے۔ اور یہ علوم تقویٰ اور طہارت اور محبت الٰہیہ سے وابستہ ہیں اور سگ دنیا کو مل نہیں سکتے...... **چھٹی شرط** علم تاریخ بھی ہے۔ کیونکہ بسا اوقات علم تاریخ سے دینی مباحث کو بہت کچھ مدد ملتی ہے۔ مثلاً ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی ایسی پیشگوئیاں ہیں۔ جن کا ذکر بخاری و مسلم وغیرہ کتب حدیث میں آچکا ہے۔ اور پھر وہ ان کتابوں کے شائع ہونے سے صدہا برس بعد وقوع میں آ گئی ہیں۔ اور اس زمانہ کے تاریخ نویسوں نے اپنی کتابوں میں ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا بیان کر دیا ہے۔ پس جو شخص اس تاریخی سلسلہ سے بے خبر ہو گا وہ کیونکر ایسی پیشگوئیاں جن کا خدا کی طرف سے ہونا ثابت ہو چکا ہے اپنی کتاب میں بیان کر سکتا ہے؟...... **ساتویں شرط** کسی قدر ملکہ علم منطق اور علم مناظرہ ہے۔ کیونکہ ان دونوں علموں کے توغل سے ذہن تیز ہوتا ہے۔ اور طریق بحث اور طریق استدلال میں بہت ہی کم غلطی ہوتی ہے۔ ہاں تجربہ سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اگر خداداد روشنی طبع اور زیرکی نہ ہو تو یہ علم بھی کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔...... **آٹھویں شرط** تحریری یا تقریری مباحثات کے لئے مباحث یا مؤلف کے پاس ان کثیر التعداد کتابوں کا جمع ہونا ہے جو نہایت معتبر اور مسلم الصحت ہیں جن سے چالاک اور مفتری انسان کا منہ بند کیا جاتا اور اس کے افترا کی قلعی کھولی جاتی ہے۔...... **نویں شرط** تقریر یا تالیف کے لئے فراغت نفس اور صرف دینی خدمت کے لئے زندگی کا وقف کرنا ہے...... **دسویں شرط** تقریر یا تالیف کے لئے اعجازی طاقت ہے۔ کیونکہ انسان حقیقی روشنی کے حاصل کرنے کے لئے اور کامل تسلی پانے کے لئے اعجازی طاقت یعنے آسمانی نشانوں کے دیکھنے کا محتاج ہے اور وہ آخری فیصلہ ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور سے ہوتا ہے۔

(البلاغ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 370 تا 375)

ماہر امراض بچگان کی آمد

مکرم ڈاکٹر اطہر ندیم میاں صاحب MD.FRCPC ماہر امراض بچگان کینیڈا سے تشریف لا رہے ہیں۔ وہ مورخہ 2 مئی 2004ء بروز اتوار ہسپتال میں مریض بچوں کا معائنہ و علاج معالجہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سے درخواست ہے کہ وہ چلڈرن آؤٹ ڈور یا پرچی روم سے رابطہ کرکے اپنی پرچی بنوا لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سوئمنگ پول ربوہ کی ممبرشپ

سوئمنگ پول ربوہ میں سوئمنگ کا آغاز مورخہ 17۔اپریل 2004ء سے ہو چکا ہے۔ کسی بھی طفل، خادم یا ناصر کو ممبرشپ کے بغیر پول پر نہانے کی اجازت نہ ہوگی۔ مقررہ فارم دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی و سوئمنگ پول سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ امید ہے تمام احباب اس سے بھرپور استفادہ کریں گے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں گے۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل ہاکر سے اخبار حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ اپریل 2004ء مبلغ -/84 روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-981 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ ربوہ)

شمائل احمد

خوبیاں بیان کرو

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

قریباً 1898ء کا ذکر ہے۔ جب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ابتدائی حالت میں تھا۔ اور غالباً ہنوز پرائمری تک جماعتیں تھیں۔ منجملہ مدرسین کے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور مفتی فضل الرحمٰن حکیم صاحب بھی تھے۔ اور حضرت مولوی حکیم فضل دین صاحب مدرسہ کے مینجر تھے۔ اور سکول کے انتظام کے واسطے ایک مختصری انجمن بنی ہوئی تھی۔ جس کا ایک ممبر عاجز بھی تھا۔ عاجز اس وقت ابھی دفتر اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور میں کلرک تھا۔ اور وہاں سے قادیان آتا رہتا تھا۔ اور انجمن کے اجلاسوں میں شامل ہوتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ بعض اراکین مدرسہ نے مجلس میں جبکہ عاجز بھی حاضر تھا۔ شیخ یعقوب علی صاحب کی کچھ شکایت حضرت مسیح موعود کے حضور میں کی۔ حضور نے سن کر فرمایا۔ عیب مے جملہ گفتی ہنرش نیز بگو۔ پھر حضور نے خود شیخ صاحب موصوف کی کوئی خوبی بیان کی۔ کہ ان میں وہ عیب ہے تو یہ خوبی بھی ہے۔ (ذکر حبیب ص 57)

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو معلوم ہوا کہ کسی شخص نے حضرت صاحب کے پاس ان کی کوئی شکایت کی ہے۔ اس پر وہ بہت برہم ہوئے۔ اور حضرت صاحب سے عرض کیا کہ لوگ خواہ مخواہ ہماری شکائتیں آپ کے پاس لے جاتے ہیں۔ اور ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ آپ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ گھبرائیں نہیں، لوگ اگر ایسی شکائتیں کرتے بھی ہیں تو میری ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ گویا میں نے سنا ہی نہیں کہ کسی نے کیا کہا۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی وفات سے تھوڑا ہی پہلے کا واقعہ ہے۔ کہ میں اتفاق سے مولوی محمد علی صاحب کے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ جو بیت مبارک سے ملحق ہے۔ اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود بھی تشریف لائے۔ مولوی محمد علی صاحب نے ناراضگی کا چہرہ بنائے ہوئے لرزتی ہوئی آواز سے کہا۔ کہ میر صاحب نے حضور کے پاس میری شکایت کی ہے۔ اور حضور بھی آخر انسان ہیں۔ حضور پر اثر ہوتا ہوگا۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ مجھ پر کوئی اثر نہیں۔ مگر جس طرف میں آپ لوگوں کو لے جانا چاہتا ہوں۔ ادھر تو ہنوز آپ کے منہ بھی نہیں۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کو ڈانٹا کہ ایسا کلمہ آپ کو نہیں بولنا چاہئے تھا۔

(ذکر حبیب ص 159)

ورزش اور متوازن غذا کے موضوع پر سیمینار

روزانہ ورزش اور سیر کی عادت، متناسب خوراک کا استعمال اور روزمرہ کی بیماریوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا انسانی زندگی کے لئے بہت اہم اور پائیدار زندگی کی ضمانت ہے۔ صحت کے انہیں سنہری اصولوں کی تفصیلات سے آگاہی کے لئے مجلس صحت مرکزیہ نے مورخہ 19/اپریل 2004ء کو شام 6 بجے دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ کے بالائی ہال میں ایک سیمینار منعقد کیا۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت مرکزیہ نے تعارف پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ مجلس صحت کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے رکھی تھی جس کا بنیادی مقصد احباب جماعت خاص طور پر نوجوانوں کو ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا تھا جس کے مطابق وہ اپنی صحت کا خیال رکھیں اور مختلف کھیلوں میں حصہ لے کر چاق و چوبند رہیں۔

سیر اور ورزش

سیمینار کے پہلے مقرر مکرم ڈاکٹر منیر احمد مجتر صاحب تھے جنہوں نے سیر اور ورزش کی اہمیت کے موضوع پر بیش قیمت معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے اپنے لیکچر میں کہا کہ آج کل کے مشینی دور میں سیر اور ورزش کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے، انسانی زندگی میں مشین ہر جگہ اہمیت حاصل کرتی چلی جارہی ہے اور ورزش کے لئے وقت بہت کم ملتا ہے۔ تاہم ورزش کی روحانی اور جسمانی اہمیت مسلم ہے۔ ورزش اور سیر کا موضوع بہت وسیع ہے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس پر سیر حاصل بحث کی۔ انہوں نے ورزش کی تعریف اور فائدے بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ ورزش بدن کو اس قابل بناتی ہے کہ یہ بدن اپنے روزمرہ کے معمول برس ہا برس کام میں لا سکے۔ مختلف امراض کو دور کرنے کے لئے ورزش کی ضرورت ثابت ہو چکی ہے۔ یہ دل کے پمپنگ ایکشن کو بڑھاتی ہے، دل پر لوڈ کم کرتی ہے، ورزش کے ذریعہ خون میں نقصان دہ چکنائی کو کم اور فائدہ مند چکنائی کو زیادہ کیا جاسکتا ہے۔ اس سے اعصابی نظام کی تکالیف دور ہوتی ہیں۔ سوچنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اور یہ سمارٹ رہنے کے لئے فائدہ مند ہے۔ انہوں نے ورزش کی اقسام اور ورزش کرنے کا طریقہ بھی بیان کیا۔ انہوں نے کہا 35 سال سے زائد افراد اگر ورزش شروع کرنا چاہتے ہیں اور ان کے خاندان میں دل کی بیماریوں کی ہسٹری ہو تو ان کو پہلے بلڈ پریشر اور ضروری ٹسٹ کروا لینے چاہئیں۔ ایک جیسی ورزش نہ کریں بلکہ بدل بدل کر ورزش کرنا ضروری ہے تاکہ جسم کے تمام مسلز صحیح کام کر سکیں یہ خیال رکھیں کہ اگر ورزش کے دوران جسم میں کسی جگہ درد ہو، سانس پھولنا شروع ہو اور زیادہ تھکاوٹ محسوس ہو تو ورزش کرنا ترک کریں اور کسی قریبی ڈاکٹر سے چیک اپ کرالیں تاکہ کسی بڑی بیماری سے محفوظ رہ سکیں۔

متوازن غذا

تقریب کے دوسرے مقرر مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب تھے جنہوں نے متناسب خوراک کے استعمال کے موضوع پر سلائیڈز اور چارٹس کی مدد سے لیکچر دیا۔ انہوں نے بتایا متوازن غذا ایسی غذا ہوتی ہے جس میں پانچوں غذائی اجزاء یعنی پروٹین چکنائی (Fats) کاربوہائیڈریٹس، وٹامنز اور نمکیات شامل ہوں اور ہر جزو کی مقدار ہر فرد کی جنس، عمر اور جسمانی کیفیت اور کام کاج کے مطابق ہو، نیز پانی بھی متوازن غذا کا اہم جزو ہے۔ متوازن غذا کی اہمیت صرف ایک فرد کے لئے نہیں بلکہ پورے معاشرے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ خوراک کو تین بڑے گروپس میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، پہلا گروپ طاقت کی خوراک ہے جس میں روٹی، چاول، آلو، مکئی، شکرقندی، گنا، گڑ، چینی، مکھن، گھی اور تیل وغیرہ شامل ہیں۔ دوسرا گروپ نشوونمائی خوراک کا ہے اس میں گوشت، انڈے، دال، دودھ، دہی اور مختلف قسم کی پھلیاں مثلاً لوبیا وغیرہ شامل ہیں۔ تیسرے گروپ میں حفاظتی خوراک سبزیاں اور پھل وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے مختلف اجزائے خوراک سے پوری توانائی حاصل کرنے کے لئے درج ذیل اہم امور بیان کئے۔

☆ کھانے کی چیزیں خریدتے وقت تازہ چیزیں خریدیں۔

☆ جہاں تک ممکن ہو سبزیاں چھلکے سمیت پکائیں مثلاً آلو، کدو، ٹینڈے وغیرہ۔

☆ کچھ سبزیاں ایسی بھی ہیں جو کچی بھی کھا سکتے ہیں مثلاً گاجر، مولی، ٹماٹر

☆ انہیں اچھی طرح صاف کرکے کھائیں۔

☆ اگر سبزیاں کچی نہیں کھانا چاہتے تو انہیں کم پکا کر کھائیں کیونکہ کچھ سبزیاں ایسی ہیں جن کو زیادہ پکانے سے ان کی طاقت ختم ہو جاتی ہے۔

☆ پکانے کے برتن پر ڈھکنا ضرور رکھیں کیونکہ بھاپ سے وٹامنز خارج ہو جاتے ہیں۔

☆ گوشت کو کافی دیر تک پکانا ضروری ہے تاکہ اس میں سے سب نقصان دینے والے جراثیم ختم ہو جائیں۔

☆ موسمی پھل اور سبزیاں جب سستی ہوں تو زیادہ سے زیادہ مقدار میں کھائیں۔

باقی صفحہ 7

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تقریر جلسہ سالانہ کینیڈا

قرآن کریم نے انسان کامل کا محاورہ صرف آنحضرتؐ کے لئے استعمال کیا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بحیثیت انسان کامل اعلیٰ وارفع مقام

آپؐ کا حسن واحسان، سخاوت، شجاعت، عاجزی، تعلق باللہ اوراخلاق فاضلہ کا تذکرہ

محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب

قسط دوم آخر

تواضع، عاجزی اورانکساری

پھر لوگ تواضع اورانکساری کی بات کرتے ہیں۔ تو میں کہتا ہوں کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ تواضع، عاجزی اورانکساری کیا ہوتی ہے۔ آؤ میں تمہیں مکہ اور مدینہ کی گلیوں میں لے جاؤں جن میں ایسے عاجز، ایسے متواضع اورایسے منکسر المزاج کے قدم پڑے کہ عاجزی اور تواضع اورانکساری کو اپنے پر رشک آنے لگا۔

وہ جو خدا کو سب سے پیارا تھا، جو فخر الاولین اور آخرین تھا، جو سید المرسلین تھا، وہ جس کے لئے زمین وآسمان بنائے گئے، وہ جو دنیا میں جب جلوہ گر ہوا تو اپنے حسن واحسان کے نور سے زمین وآسمان کو روشن کر گیا اور جب اس جہان سے رخصت ہوا تو قیامت تک کے لئے اداسیوں کے اندھیرے بھر گیا، وہ جس کے اشارہ پر قوموں کی تقدیریں بدل گئیں۔ ہاں وہ جو کروڑوہا انسانوں کے دل ودماغ پر حکومت کرتا ہے، وہ جس کی ایک آواز پر عشاق نے اپنے خون بہادیئے، وہ جس کے نام سے قیصر و کسریٰ لرزتے تھے۔ ہاں وہی جس کو اللہ کے بعد حقیقی بادشاہت حاصل تھی اس نے اپنی تمام عمر عاجزی، انکساری اور مسکینی میں گزاردی۔

آپ ہمیشہ مسکرا کر لوگوں سے ملتے۔ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا ہمیشہ آپؐ ہی اس سے سلام میں پہل کرتے۔ جب کوئی صحابی آپؐ کو بلاتا تو ہمیشہ فرماتے لبیک میں حاضر ہوں۔ اگر کوئی مصافحہ کرتا تو جب تک وہ خود آپؐ کا ہاتھ نہ چھوڑدے آپ ہاتھ نہ چھڑاتے۔ اگر کوئی شخص کسی کام یا کسی بات کے لئے آپؐ کو روکتا تو اس وقت تک جب تک وہ خود بات ختم نہ کرے آپؐ اس کے پاس کھڑے رہتے۔

اگر کوئی مسکین، غریب شخص بھی بیمار ہو جاتا تو اس کی عیادت کو جاتے، جنازوں کے ساتھ جاتے، غرباء کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی عار محسوس نہ کرتے اور اپنے صحابہؓ کے ساتھ گھل مل کر بے تکلفی کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے۔ کسی مجلس میں تشریف لاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وہاں ہی بیٹھ جاتے اور کبھی یہ کوشش نہ کرتے کہ لوگوں کے سروں پر سے پھلانگتے ہوئے آگے جا کر بیٹھیں۔

اگر کوئی غلام بھی دعوت پر بلاتا تو بڑی بشاشت سے ان کی دعوت قبول فرماتے۔ گھر والوں کے ساتھ کام کاج میں ہاتھ بٹاتے۔ گھر میں جھاڑو دے لیتے۔ گھر کے لئے بازار سے سودا سلف لے آتے۔ کپڑے کو پیوند کی ضرورت ہوتی تو خود ہی لگا لیتے۔ اپنی جوتی خود گانٹھتے۔ اپنے جانور کو خود چارہ دیتے۔ بکری کا دودھ دوہتے۔ غرض اپنے ہاتھ سے اپنے کام کرتے۔ گھر کے خادموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں کوئی عار نہ سمجھتے۔ اگر گھر کی خادمہ کو ضرورت پڑتی تو آٹا گوندھنے میں بھی اس کی مدد کردیتے اور ہمیشہ یہ دعا کرتے کہ اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھنا اور مسکینی کی حالت میں وفات دینا۔

یہ مکہ ہے۔ آپؐ ایک گلی سے باہر نکل رہے ہیں۔ سامنے سے ایک بوڑھی عورت سامان کا گٹھڑا اٹھائے چلی آتی ہے۔ آپؐ اسے فرماتے ہیں کہ مجھے دو میں تمہارا سامان تمہارے ساتھ چھوڑ آؤں آپ اس کا سامان اپنے سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ وہ عورت آپؐ کو پہچانتی نہیں۔ وہ آپؐ کو دعائیں دیتی ہے لیکن تمام رستے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتی رہتی ہے اور نہیں جانتی کہ وہ کس کو کیا کہہ رہی ہے۔ آپؐ خاموشی سے اس کا سامان اٹھائے اس کے ساتھ چلے جاتے ہیں اور اس کو اس کے گھر تک پہنچاتے ہیں۔ پھر آپؐ اس سے رخصت لیتے ہیں تو وہ کہتی ہے کہ بتاؤ تو سہی تم ہو کون۔ تو آپ فرماتے ہیں میں وہی محمد تو ہوں جس کو تم تمام رستہ برا بھلا کہتی رہی ہو۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک (اجنبی) شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر نگاہ پڑی اور آپ کا ایسا رعب اس پر طاری ہوا کہ خوف سے کانپنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا بس بس ذرا حوصلہ سے کام لو۔ کیوں اتنے خوف زدہ ہو رہے ہو، میں کوئی بادشاہ تو نہیں، میں تو بس ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں۔ جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔ اسی طرح حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اگر مدینہ کی لونڈیوں میں سے بھی کوئی لونڈی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی کسی ضرورت کے لئے آتی تو وہ اس بات میں کوئی تذبذب محسوس نہ کرتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہے لے جائے اور اس وقت تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ روکے رکھے جب تک اس کا کام نہ ہو جائے۔

پھر حضرت انسؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپؐ ایک مجلس میں اپنے صحابہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ مدینہ کی ایک عورت جس کی عقل میں کچھ فتور تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ مجھے آپؐ سے کچھ کام ہے لیکن میں آپؐ سے ان لوگوں کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتی۔ آپؐ میرے ساتھ آکر میری بات علیحدگی میں سنیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اے فلاں کی ماں! تو مدینہ کے راستوں میں سے جس راستہ میں چاہے میں تیرے ساتھ جاؤں گا اور وہاں بیٹھ کر تیری بات سنوں گا اور جب تک تیری بات سن کر تیری ضرورت پوری نہ کردوں وہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر وہ عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک راستہ پر لے گئی پھر وہاں جا کر بیٹھ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور اس وقت تک اس کے پاس بیٹھے رہے جب تک اس عورت نے اپنی ضرورت آپؐ سے بیان نہ کردی۔

جنگ احد ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے تیر چلا رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار انہیں فرماتے ہیں: اے سعد! م [illegible] تیرے پر قربان، تیر چلا اور خوب چلا۔ [illegible] تیرے پر قربان، تیر چلا [illegible] رے ماں باپ تیرے پر قربان، تیر چلا اور خوب چلا۔

بنو قریظہ کا محاصرہ ہے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار نہیں۔ ان کا اصرار ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ مانیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کو بلا بھیجتے ہیں۔ وہ گدھے پر سوار تشریف لاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور انصار کو فرماتے ہیں کہ قوموا السید کم تمہارا سردار آتا ہے تم بھی اس کے احترام میں میری طرح کھڑے ہو جاؤ۔

یہ عالم تھا لوگوں سے عاجزی اور انکسار کا لیکن خدا کے حضور تذلل کا اور ہی رنگ اس کی اور ہی شان تھی جس کا کچھ اندازہ ایک دعا سے ہوتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر کی:۔

ترجمہ: اے میرے مولیٰ! تو میری فریاد کو سنتا ہے۔ تو جانتا ہے کہ میری حقیقت کیا ہے۔ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ میرے دل کی حالت اور میرے عمل کی حقیقت کچھ بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ میرا کوئی معاملہ تیری نظر سے چھپا ہوا نہیں۔

مولیٰ میرے مولیٰ! میں بدحال اور خستہ حال فقیروں کی طرح تیرے حضور تیرے رحم کی بھیک مانگنے آیا ہوں اور فریادی ہو کر تیری پناہ کی تلاش میں نکلا ہوں۔ ترساں ولرزاں آیا ہوں۔ کسی انعام کی طلب میں نہیں آیا، صرف اپنی کمزوریوں کا اقراری ہو کر اعتراف گناہ کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ مسکینوں اور عاجزوں کی طرح تیرے حضور، تیرے رحم اور تیری عنایات کا سوالی بن کر آیا ہوں۔ دیکھ ایک کمزور گناہگار کی طرح تیرے حضور پڑا گڑگڑا رہا ہوں۔ خوفزدہ ہوں اور انتہائی کرب میں تجھ سے تیرے رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔ میری گردن تیرے حضور عاجزی سے جھکی ہے۔ میرے آنسو تیری جناب میں رواں ہیں۔ میری روح کی طرح میرا جسم بھی تیرے حضور سجدہ ریز ہے۔ میرے مولیٰ! تیری خاطر میں نے کرم خاکی کی طرح

اپنے آپ کو مٹی میں ملا دیا ہے اور تیرے آستانہ الوہیت پر انتہائی عاجزی اور تذلل سے گرا ہوں۔

مولیٰ! تجھ سے بڑھ کر کون ہے کہ میں اس کے در پر جاؤں اور اس کا سوالی بنوں تیرے سوا کون ہے جو مجھے دے گا۔ سو میرے پیارے! مجھے اپنی جناب سے نہ دھتکارنا۔ میری دعاؤں کو ردنہ کرنا مجھے بدبختوں کے حوالے نہ کر دینا۔

مولیٰ! نظر کرم کرنا۔ میرے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا۔ مولیٰ رحم کرنا، رحم کرنا، رحم کرنا۔

تعلق باللہ، صدق، امانت، سخاوت و زہد، شجاعت، حلم، صحابہ سے محبت و شفقت، دشمنوں سے عفو اور احسان وغیرہ اخلاق میں بھی آپؐ کا کوئی ثانی نہیں۔ نہ پہلے تھا نہ آئندہ ہوگا۔

خدا کی یاد میں بےقرار رہتے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر خدا میں گم ہوگئے تھے کہ آپؐ کی زندگی کے تمام انفاس اور آپؐ کی موت محض خدا تعالیٰ کے لئے ہوگئی تھی اور آپؐ کی روح خدا کے آستانہ پر ایسے اخلاص سے گری تھی کہ اس میں غیر کی ایک ذرہ آمیزش نہ رہی تھی۔

آپؐ ہر وقت خدا کی یاد میں بےکل اور بےقرار رہتے۔ خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہمیشہ فکرمند رہتے۔ تہجد میں اتنا لمبا قیام فرماتے کہ کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں پر ورم ہو جاتی۔ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے۔ رحمت کی آیتیں آتیں تو رک کر خدا کی رحمت طلب کرتے۔ عذاب کی آیات آتیں تو بھی رک جاتے اور خدا سے اس کے عذاب کی پناہ مانگتے۔ اکثر بےقرار ہو کر یہ دعا کرتے۔

اے میرے مولیٰ! میری پیشانی ہی نہیں میری روح اور میرا دل بھی تیرے حضور سجدہ ریز ہیں۔

تیز ہوا یا آندھی چلتی تو بیقرار ہو جاتے کہ پتہ نہیں خدا کی کیا مرضی ظاہر ہونے والی ہے۔ بارش ہوتی تو بارش کے قطرات اپنی زبان پر لیتے اور خدا کی حمد کرتے خدا کے نام کے لئے انتہائی غیرت رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر خدا کا نام لے کر تم سے کوئی معافی مانگے تو کبھی انکار نہ کرو اور خدا کا واسطہ دے کر معافی چاہے تو معاف کر دو۔

اور فرمایا کرتے تھے کہ میں دل و جان سے چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں۔ خدا کے حضور جب روتے اور دعا کرتے تو ایسی آواز آتی کہ جیسے کوئی ہنڈیا ابل رہی ہو اور فرماتے: قرۃ عینی فی الصلوٰۃ یعنی میری آنکھ کی ٹھنڈک تو میری نماز میں ہے۔

صادق اور امین

جب سے ہوش سنبھالا صدوق و امین کہلائے۔ دعویٰ کے بعد جب مکہ آپؐ کا دشمن ہو گیا اور دشمنوں نے آپؐ کو ساحر اور جھوٹا مشہور کرنا چاہا تو انہی دشمنوں میں سے ایک دشمن ابن حارث بول اٹھا کہ ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان پل بڑھ کر جوان ہوا، وہ تمہیں تم سب سے زیادہ محبوب تھا۔ تم میں سب سے زیادہ قول کا سچا اور تم میں سب سے بڑھ کر امین تھا یہاں تک کہ وہ اس عمر کو پہنچا کہ تم نے اس کی کنپٹیوں پر بڑھاپے کی سفیدی کو دیکھ لیا اور وہ پیغام تمہارے پاس [illegible] نے تمہیں دیا تب تم نے کہنا شروع کر دیا کہ وہ جادوگر اور جھوٹا ہے۔ خدا کی قسم وہ ایسا نہیں۔

ایک کافر کو جب یہ پتہ چلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں مارا جائے گا تو کہنے لگا خدا کی قسم ایسا ہی ہوگا کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہیں بولتے اور جنگ بدر میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ ابوجہل ہمیشہ یہ گواہی دیتا رہا کہ:

خدا کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یقیناً سچے ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

آپؐ کی صداقت کا صحابہؓ پر اس قدر گہرا اثر تھا کہ ایک دفعہ ایک بدو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ایک گھوڑا بیچا جب وہاں کوئی اور موجود نہ تھا اور بعد میں مکر گیا اور آپؐ سے مطالبہ کیا کہ موقعہ کا کوئی گواہ نہیں تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب دیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے یہ گھوڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچا ہے۔ جس پر وہ بدو خاموش ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت خزیمہؓ سے پوچھا کہ انہوں نے کس بنا پر گواہی دی تو حضرت خزیمہؓ نے جواب دیا کہ ان کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سے بڑھ کر گواہی کی اور کوئی بنیاد نہیں ہو سکتی۔

سخاوت

سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو کچھ خدا نے مال دیا گزارہ کے لائق رکھ کر باقی سب خدا کی راہ میں سخاوت کر دیا اور بعض دفعہ اتنا مال تقسیم کر دیا کہ اس مال سے خاندانوں کے خاندان سیر ہو جاتے۔ مانگنے پر کبھی انکار نہ کیا اور بغیر مانگے بھی اتنا دیا کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اسی لئے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ تمام انسانوں سے بڑھ کر سخی تھے۔ آپؐ کی سخاوت کے بےشمار واقعات میں سے صرف ایک پیش کرتا ہوں۔ ایک دفعہ ایک قبیلہ کا سردار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے بھی کچھ عنایت فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک وادی پر کھڑے تھے۔

آپؐ نے اس سردار سے فرمایا کہ اس وادی کے درمیان یہ سینکڑوں ہزاروں بکریاں اور اونٹ دیکھ رہے ہو نا یہ سب میں نے تمہیں دیئے، لے جاؤ۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا اور عرض کیا کہ کیا یہ سب کچھ آپؐ واقعی مجھے دے رہے ہیں۔ آپؐ نے اس کی طرف نگاہ اٹھائی، مسکرائے اور فرمایا کہ ہاں یہ سب کچھ تمہیں دے رہا ہوں اسے لے جاؤ۔ وہ سردار جب مالا مال ہو کر اپنے قبیلے کی طرف لوٹا تو اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں سخاوت کا عجیب نظارہ دیکھا ہے۔ کوئی انسان ایسی سخاوت نہیں کر سکتا۔ تم مسلمان ہو جاؤ۔ خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سخاوت کرتے ہیں کہ کسی شخص کو ان سے فیضیاب ہونے کے بعد پھر غربت کا ڈر نہیں رہتا۔

عجیب شان ہے میرے آقا کی کہ ایسی سخاوت کر کے جب گھر لوٹتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ بھوک لگی ہے۔ کچھ کھانے کو ہے تو جواب ملتا ہے سوائے کھجور اور پانی کے کچھ نہیں۔ کئی کئی دن گھر میں آگ نہیں جلتی اور بسا اوقات ننگے فرش پر چٹائی پر اس طرح لیٹتے ہیں کہ جسم مبارک پر چٹائی کا نشان پڑ جاتا ہے۔ آپؐ کی سخاوت میں بھی ایک شان تھی۔ آپ کے زہد میں بھی ایک شان تھی۔

حضرت مسیح موعود براہین احمدیہ میں فرماتے ہیں:

''خدائے تعالیٰ نے بےشمار خزائن کے دروازے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کھولے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا، نہ کوئی عمارت بنائی، نہ کوئی بارگاہ تیار کی۔ سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نان جو، یا فاقہ اختیار کیا۔

شجاعت

آپؐ کی شجاعت کا یہ عالم تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ جنگ پورا زور پکڑ چکی ہو اور آپؐ دشمن سے ہٹ کر لڑیں۔ ہمیشہ دشمن کے منہ در منہ ہو کر اور بہت قریب جا کر لڑتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جنگ بدر کے موقع پر دیکھا کہ آپؐ ہم سب سے زیادہ دشمن کے قریب تھے اور ہم نے آپؐ کی پناہ لی ہوئی تھی اور سمجھا جاتا تھا کہ صحابہ میں سے وہی سب سے زیادہ بہادر ہے جو حضورؐ کے ساتھ ہو کر لڑتا ہے۔

ایک طرف یہ شجاعت کا عالم تھا تو دوسری طرف حلم کا یہ عالم تھا کہ صحابہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ سے بڑھ کر انہوں نے کوئی حلیم اور بردبار نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپؐ پر کوئی زیادتی کی گئی ہو اور آپؐ نے اس کا بدلہ لیا ہو بلکہ ہمیشہ دشمنوں پر احسان ہی کیا۔

حلم

ایک دفعہ زید بن سعنہ اسلام لانے سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر آپ کی گردن میں پورے زور سے چادر کو پھندے کی طرح لپیٹ دیا یہاں تک کہ آپ کا سانس رکنے لگا اور پھر چادر کو زور سے جھنجوڑا اور کہا اے عبدالمطلب کی اولاد! تم قرض کی واپسی کے معاملہ میں ہمیشہ بڑی ٹال مٹول سے کام لیتے ہو۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہے اور جتنا اس کا قرض تھا اس سے زیادہ واپس کیا اور پھر فرمایا کہ ابھی اس کے قرض کی ادائیگی کی مقررہ مدت میں دو دن باقی ہیں۔

شفقت و پیار کے نمونے

صحابہؓ کے ساتھ پیار و محبت کے انداز بھی عجیب تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے اونٹ خریدتے ہیں اور اس کی قیمت سے زیادہ ان کو دیتے ہیں اور پھر تحفہ کے طور پر انہیں وہ اونٹ بھجوا دیتے ہیں کیونکہ احساس ہے کہ حضرت جابرؓ نے نئی نئی شادی کی ہے، غیرت کی وجہ سے باوجود ضرورت کے نہیں مانگتے۔

ایک بدو بھی رحمت کا عجیب نظارہ دیکھتا ہے۔ مسجد میں آتا ہے اور وہاں بیٹھ کر پیشاب کرنے لگتا ہے۔ صحابہؓ اس کو روکنا چاہتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو منع کر دیتے ہیں۔

ایک حبشی عورت جو مسجد نبوی کی صفائی کیا کرتی تھی اسے چند دن نہیں دیکھتے تو پوچھتے ہیں کہ وہ کہاں ہے؟ صحابہ عرض کرتے ہیں کہ ایک رات فوت ہو گئی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دیئے بغیر دفنا دی گئی۔ تب اس کے مزار پر جاتے ہیں اور وہاں اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔

ایک رئیس خاندان کا نوجوان مصعب بن عمیر مسلمان ہو کر اپنی تمام جائیداد کھو بیٹھتا ہے۔ اس کو جب صرف ایک پھٹی ہوئی پیوند شدہ چادر میں ملبوس دیکھتے ہیں تو آپ بےاختیار رو پڑتے ہیں۔

زاہر نامی دیہاتی جو پست قد اور بدشکل انسان ہے اسے ایسا پیار کرتے ہیں کہ ایک دفعہ پیچھے سے جا کر اس سے لپٹ جاتے ہیں۔ جب وہ بھی جب دیکھتے ہیں کہ ان کے اس طرح ناز اٹھائے جا رہے ہیں تو اپنی پیٹھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رگڑنے لگتے ہیں اور حضورؐ کے صاف کپڑے زاہر کے گندے کپڑوں سے خراب ہو جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر یہ آواز دیتے ہیں کہ کوئی ہے جو مجھ سے یہ غلام خریدے۔ تو زاہر عرض کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں تو گھاٹے کا سودا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ نہیں! خدا کے حضور میں تمہاری بہت قیمت ہے۔

عظیم اخلاق اور صفات حسنہ

جب تک اس جہان میں رہے اخلاق [illegible]

باقی صفحہ 6 پر

68 سال تک جماعتی خدمات کی توفیق پانے والے

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کی یاد میں

(پروفیسر میاں محمد افضل صاحب)

بیت الفضل لنڈن یقیناً فضلوں کا مہبط اور آماجگاہ ہے۔ وہاں جو سر اللہ کے حضور جھکے وہ اللہ کے فضل کا انعام پا گئے۔ ان میں ایک سابق امام بیت بھی تھے۔ ایک معروف ہستی، ایک درخشندہ نام، حضرت خان صاحب فرزند علی خان صاحب۔ یقیناً اس بزرگ نے اللہ کے گھر میں دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک ایسے فرزند سے نوازا جس نے اپنی ساری عمر، اور اللہ کے فضل سے بہت لمبی عمر، وقف کر دی خدمت دین کے لئے اور خدمت دین کے کچھ نئے ریکارڈ قائم کئے یہ تھے سابق امام بیت الفضل لنڈن کے فرزند ارجمند مکرم محبوب عالم خالد صاحب۔ ایک ایسی پیاری شخصیت، ایک ایسے پاکیزہ انسان ایک ایسے خادم دین جنہوں نے 68 سال جماعت کی خدمت کر کے ایک ایسا ریکارڈ قائم کیا جس سے آگے جانا بہت شاذ ہوتا ہے بلکہ یہ تو یقیناً ناممکن کہ اب کوئی اور خدام الاحمدیہ کا بانی رکن ہو سکے اور شاید یہ بھی بہت مشکل کہ کوئی 33 سال سے زائد ناظر مال کا فریضہ انجام دے سکے۔ محترم خالد صاحب گویا بہت سے ایسے اعلیٰ ریکارڈ قائم کر گئے جو شاید ٹوٹ نہ سکیں۔ لیکن وہ ایک مثال قائم کر گئے۔ ایک راہ دکھلا گئے جس پہ چلنا دوسروں کے لئے آسان نہیں ہو گا۔ ایک نمونہ پاکیزگی، مستقل مزاجی، خدمت دین کا جو دوسروں کو اسی راہ پہ چلنے کی ترغیب دیتا رہے۔

اپنی 95 سالہ زندگی میں آپ نے بہت ذمہ داریاں نبھائیں معلم کا فریضہ سنبھالا تو اس میں تنوع ملاحظہ کیجئے کہ مدرستہ البنات میں بھی اور جامعہ میں بھی پڑھایا۔ پھر دوسری جانب رخ کیا تو تعلیم الاسلام سکول میں بھی اور کالج میں بھی علم کی شمعیں روشن کیں۔ بعد میں تعلیم کے میدان میں اس طرح بھی منسلک رہے کہ تعلیمی بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات کی بھی کئی ذمہ داریاں، اپنی بے حد مصروفیات کے باوجود، نبھائیں، اور اگر آپ کے شاگردوں کا شمار کیا جائے تو ان میں کئی نامور ہستیاں نظر آئیں گی۔ جن میں سب سے نمایاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور پھر خاندان کے کئی دوسرے افراد۔ یقیناً

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خلیفہ وقت کی قربت کے مواقع بھی ایسے ملے کہ یہاں بھی قابل رشک حد تک قربت نصیب ہوئی یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری بنے اور قریب ہونے کا اس سے بہتر موقع کیسے مل سکتا ہے۔ انجمن کی ذمہ داریاں سپرد ہوئیں تو مسلسل 33 سال بڑی تگ و دو سے ناظر مال کا فرض نبھایا۔ مگر یہ کام محض ایک ماہر حسابیات کی طرح ہی نہیں کیا بلکہ چندہ میں اضافہ کے لئے مؤثر تحریک بھی کی اور لمبے لمبے مشکل دورے بھی کئے اپنی بڑھتی ہوئی عمر کے باوجود جماعتی بات ہوتو نوجوانوں کی سی زوردار آواز اور بیان میں تاثیر ایسی کہ قربانیاں مثالی ہوتی گئیں۔ انجمن کی تجوریاں بھرتی چلی گئیں، حساب کتاب کا عمل وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ لیکن اسے خوب سنبھالا۔ اپنے لئے سب حساب کتابات ایک چھوٹی سی کاپی میں بھی درج۔ پوچھ لیا گیا تو سب مدوں کے اعداد و شمار ایک لمحے میں حاضر۔ ان سب کاموں کا انعام بھی اس رنگ میں ملا کہ انجمن کے سب سے اعلیٰ منصب یعنی صدر، صدر انجمن احمدیہ کے مقام تک پہنچے۔ الغرض بے لوث خدمت، شاندار کام، خدمت کی ایسی مثال جو دوسروں کے لئے باعث رشک بھی اور باعث تقلید بھی۔

یہ تو تھیں ایک بڑے آدمی کی بڑی بڑی باتیں، ان سب کے متعلق بہت کچھ لکھا جاتا رہے گا۔ لیکن بڑے آدمیوں کی چھوٹی باتوں کا ذکر ہو تو ان میں بھی ایک خوشبو ہے۔ سیرت و کردار کی چمک ہے اس لئے آیئے کچھ ایسی باتوں کا بھی ذکر ہو جائے۔

بات ہو رہی تھی آپ کے ایک عرصہ دراز تک دورے کرنے کی، اس خیال نے ایک ماضی کا دریچہ کھول دیا۔ ان کے ایک ابتدائی سفر میں خاکسار بھی ان کا ہمسفر ہوا۔ مگر اس واقعہ پہ اتنا وقت گزر چکا ہے کہ اس پہ دھندلی چھائی ہوئی۔ تفصیل اتنی واضح نہیں لیکن خیال کے جھروکے میں ان کی تصویر بڑی نمایاں نظر آتی ہوئی۔ یہ بات ہے اس وقت کی جب میں آٹھویں جماعت کے امتحان سے فارغ ہوا۔ اس عمر میں یہ بھی ایک بڑا امتحان معلوم دیتا تھا۔ فراغت ہوئی تو والد محترم نے سیر و تفریح کے لئے کراچی اپنے ایک عزیز کے پاس بھیجنے کا پروگرام بنایا۔ لیکن اس عمر میں اکیلے سفر اور اتنا لمبا سفر، قدرے مشکل نظر آیا، اتفاق سے محترم خالد صاحب اپنے ایک عزیز کے ساتھ کراچی جا رہے تھے۔ غالباً اپنے برادر محترم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کے پاس میرے والد محترم کو خالد صاحب کے ساتھ بھیجنے میں حفاظت بھی، راہنمائی بھی اور صحبت صالحین سے مستفید ہونے کی بات نظر آئی سو میں بھی اس چھوٹے سے قافلے میں شامل ہو گیا اور اس جواں رعنا کے ساتھ اس چھوٹی عمر میں شریک سفر ہوا۔ اور اس طرح بہت پہلے انہیں قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا، میری والدہ محترمہ نے انڈوں والی میٹھی روٹیاں زادِ راہ کے طور پر سامان سفر میں رکھ دیں، ان سے معزز ساتھیوں کی مہمان نوازی کا موقعہ بھی ملا۔ اور ان کے لائے ہوئے کھانے میں شرکت کا بھی مگر اس سے بڑھ کر میں نے دیکھا کہ لمبے سفر میں نمازیں بھی پڑھی جا رہی ہیں اور باتیں بھی ہو رہی ہیں تو زیادہ تر دین کی، جماعت سے تعلق کی۔ اپنی کم عمری کے باعث کچھ باتیں تو سمجھ میں نہ آئیں اور کچھ کی طرف توجہ نہ کر سکا۔ مگر ذہن میں ایک تاثر قائم ہوا۔ اور جب بہت بعد میں اس سفر کی روئداد ذہن پہ ابھری تو ایک پاک و پارسا انسان، ایک علم و نور سے منور نوجوان کی تصویر سامنے آئی۔ جو آج بھی ذہن میں محفوظ ہے۔ سو یہ تھی میری خالد صاحب سے پہلی ملاقات جو کچھ انمٹ نقوش چھوڑ گئی ایسے نقوش جو دلچسپ بھی ہیں اور دلنواز بھی۔

اس کے بعد انہیں دیکھنے سننے کے کئی مواقع ملے۔ مگر ایک بات نے مجھے از حد متاثر کیا ربوہ جانے کا کئی بار اتفاق ہوا۔ ربوہ کی بیت اقصیٰ میں جمعہ کی نماز کے لئے بیٹھا ہوں تو محترم خالد صاحب پر بھی نظر پڑ گئی سنتیں ادا کر رہے تھے اور پھر گویا نظر ان پہ جم کے ہی رہ گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ نماز کس انہماک سے کس ذوق و شوق سے پڑھ رہے ہیں، کتنے لطف میں ڈوبے ہوئے معلوم دیتے ہیں۔ ان کے چہرے پہ ایک ہلکی مسکراہٹ ایک سرور کی سی کیفیت، یوں معلوم دیتا کہ ایک ایک لفظ مزے لے لے کر ادا کر رہے ہیں۔ کچھ ایسے سرور میں ڈوبے ہوئے جیسے کہ انسان آقا کے دربار میں حاضری دے اور اس کا لطف و کرم ایسا ہو کہ دل کی کلی کھل جائے اور چہرے پہ رونق بکھر جائے۔ مجھے کچھ ایسی ہی کیفیت نظر آتی اور بعد میں دیکھتا ہی رہ جاتا۔ اور یہ خواہش ابھرتی کہ کاش مجھے بھی ایسی نمازیں نصیب ہوں۔

نماز کی بات ہو رہی ہے تو ایک واقعہ سن لیجئے۔ جو ہے تو ان کے متعلق مگر مجھ تک کسی کی معرفت پہنچا۔ بات ہے یہ قادیان کی اور وقت ہے تقسیم ہند کا ہر طرف افراتفری، خون خرابہ، بھاگ دوڑ، نزدیکی آبادیوں کے مکینوں کی ایک ہی پناہ گاہ، قادیان مگر لوگوں کی مسلسل آمد و رفت کی وجہ سے کرفیو لگا دیا گیا۔ لیکن حالات خواہ کتنے ہی مخدوش کیوں نہ ہوں۔ پابندیاں خواہ کتنی ہی ہوں، محترم خالد صاحب کی خواہش کہ نماز بیت مبارک میں ادا کی جائے۔ نماز باجماعت کی خواہش اور پھر امام وقت کی اقتداء میں ادا کرنے کی تمنا، سو آپ کشاں کشاں بیت مبارک میں پہنچ جاتے۔ نماز ادا ہوئی، باہر نکلتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کرفیو کا وقت شروع ہو چکا ہے۔ گھر پہنچنا مشکل مگر بلا خوف و خطر چلے جاتے ہیں۔ ایک گورکھے سپاہی نے دیکھ لیا۔ پکڑے گئے مگر گھبرائے نہیں، مومن تو توکل علی اللہ پہ یقین رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کوئی سامان پیدا کر دے گا۔ اور ایسے سامان پیدا ہو گئے۔ گورکھا کسی اور کو پکڑنے دوڑا اور آپ نے مکرم عبدالرحمٰن قادیانی صاحب کے مکان کو قریب پا کر وہاں پناہ لے لی۔ انہیں بے خوف بنایا تو اس یقین نے کہ امام وقت نے کہا،

"ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار"

یہ خوشخبری حضرت امام کے لئے مگر یہی دلاسا ان کے مریدوں کے لئے بھی۔ سو نماز بھی ادا ہوئی اور پناہ بھی لی۔ اس چھوٹے سے واقعہ میں جو عظیم سبق خالد صاحب دے گئے وہ یہی کہ دقتیں ہوں، مشکلات ہوں مگر نماز باجماعت کا اہتمام ضروری اور اگر نماز امام وقت کی اقتداء میں ادا ہو جائے تو سونے پہ سہاگے والی بات ہو جائے۔ آپ اپنے قول و عمل سے بتلا گئے اور ترغیب بھی دے گئے کہ نماز باجماعت کے لئے ہر مشکل کو پاٹ کر اس کا اہتمام کرنا لازمی۔ کتنا خوبصورت سبق اور کیا پیارا انداز!

ایک اور چھوٹی سی بات۔ مکرم خالد صاحب سے ایک دفعہ خاکسار نے درخواست کی کہ میرے حلقہ میں تشریف لائیں اور حلقہ کے دوستوں سے خطاب کریں۔ باوجودیکہ اس کے لئے انہیں ربوہ سے آنا تھا انہوں نے حامی بھر لی اور تشریف لائے دوستوں سے خطاب کیا، ذکر حبیب چھیڑا اور پھر خود بھی اس کی رعنائیوں میں گم ہو گئے۔ بڑے خوبصورت واقعات بڑے ایمان افروز نظارے، مگر ایک خاص بات جو میں نے محسوس کی وہ تھا آپ کا انداز جس میں ملائمت بھی اور جلال بھی، ماشاء اللہ کافی اونچی اور زوردار آواز، باوجود عمر کے تقاضے کے، میں نے محسوس کیا کہ جب وہ دین کی کوئی پیاری بات بتلا رہے ہوتے تو ان کی آواز میں ایک جوش بھی اور پھوٹتی ہوئی محبت بھی، جو ان کی دین سے شدید لگاؤ کی آئینہ دار۔

اسی ملاقات کی ایک اور بات اور وہ بھی میرے لئے خاصی حیران کن، اس روز ان کے خطاب کے بعد خاکسار نے انہیں اپنے ہاں کھانے پر مدعو کیا مہمان کے لئے کچھ اہتمام تو لازم سو گھر والوں نے کر دیا مگر محترم خالد صاحب کسی کھانے کو ہاتھ نہیں لگا رہے۔ فرمایا مجھے تو تھوڑا سا شوربہ اور ایک دو ٹوسٹ چاہئیں۔ اور انہوں نے اسی پہ اکتفا کیا۔ میں نے خیال کیا کہ شاید کسی جسمانی تکلیف کے باعث پرہیزی غذا پر اکتفا کر رہے ہیں۔ مگر ان کے عزیزوں سے معلوم ہوا کہ ان کی خوراک ہی بس چار لقمے اور تھوڑا سا شوربہ تھا۔

اور یہی سلسلہ کافی عرصہ سے چل رہا تھا، کم خوری کی اس مثال پر میرا دھیان حضرت مسیح موعود کے اوائل کے ایام کی طرف پلٹ گیا۔ جب حضور ایک لمبا عرصہ روزے رکھتے رہے۔ اور افطار کے بعد بھی اتنا کم کھاتے جو نہ کھانے کے برابر ہوتا۔ شاید اسی کو سامنے رکھ کے ان کے سعادتمند مرید نے بھی وہی طریق اپنا لیا۔ اور اپنی غذا کو ممکن حد تک کم کرتے گئے۔ خوردن برائے زیستن وذکر کردن است (کھانا کھایا جائے محض زندہ رہنے کے لئے) کی ایک عمدہ مثال۔ یقیناً نیک انسان ہر رنگ میں اپنے آقا کی تتبع کرنا چاہتے ہیں اور یہاں بھی یہی نظر آتا ہے۔ خالد صاحب دوسروں کے لئے بھی چپکے سے اس سبق کو دہرا گئے کہ کھانا اہم نہیں۔ اہم ہے تو دین کا کام، اور محترم خالد صاحب نے دینی ذمہ داریاں بڑے ہی احسن رنگ میں نبھائیں اور باوجود کم خوری کے لمبے لمبے مشکل سفر کئے۔ تقریریں بھی کر رہے ہیں اپنے دفتر میں صبح سے شام تک بیٹھے ہیں۔ بلکہ معلوم ہوا کہ آخری بیماری میں بھی جب ہسپتال سے وقتی طور پر فارغ ہوئے تو دفتر کا رخ کیا اور منہمک ہو گئے اپنے جماعتی کاموں میں، کتنی لگن، کتنا احساس ذمہ داری!

ایک اور چھوٹی سی بات۔ عام طور پر ایک بزرگ کے متعلق تصور یہ ہوتا ہے کہ وہ بہت بارعب بہت سنجیدہ ہونگے۔ ہنسی مذاق تو کجا، بے تکلفی کا بھی کم ہی اظہار کرتے ہونگے۔ لیکن یہاں معاملہ مختلف، یہ سنجیدہ بزرگ جب گھر جاتے تو اپنے بچوں اپنی بہوؤں اپنے پوتوں، پوتیوں سے نہ صرف بے تکلفی سے بات کرتے بلکہ ہلکا پھلکا ہنسی مذاق بھی ہو جاتا۔ میری ایک عزیزہ جو محترم خالد صاحب کی بھی عزیزہ ہیں نے بتلایا کہ خالد صاحب دفتر سے آتے کڑک چائے کی فرمائش کرتے اور پھر بچوں کے پاس بیٹھ جاتے۔ بعض اوقات انہیں مذاق بھی کرتے اور کبھی بے تکلفی سے ان کی بہوئیں بھی مذاق کر لیتیں تو وہ بجائے برا منانے کے اسے انجائے کرتے۔ گویا حس مزاح بھی اور مذاق برداشت کرنے کی خوبی بھی۔ کہتے ہیں کہ یہ حس مزاح انہوں نے اپنے والد محترم خان صاحب فرزند علی خاں صاحب سے پائی۔ بہرحال ان کی شخصیت کا ایک، دلچسپ پہلو۔

یقیناً ایک عظیم انسان، ایک قابل قدر ہستی، ایک بے مثال شخصیت تھے۔

اے خدا برتربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

بقیہ صفحہ 4

ان کی عظمتیں بخشتے رہے اور ایسے عظیم اخلاق دکھائے، ایسی صفات حسنہ آپؐ کے وجود میں ظاہر ہوئیں کہ انسانیت کو عروج پر پہنچایا اس طرح کہ عقلیں دنگ رہ گئیں۔

دوست و دشمن ورطہ حیرت میں پڑ گئے اور جو جان کے دشمن تھے جاں نثار بن گئے ایسے جاں نثار کہ جن کو آپؐ کی عظمتوں نے عاشق زار بنا دیا، ایسا عاشق زار کہ جب محبوبؐ نے وضو کیا تو کوئی پانی کا قطرہ جو جسم مبارک کو چھو کر گزرا زمین پر نہ گر پایا اور عاشقوں نے ہوا ہی میں اسے اچک لیا اور جب اس دنیا سے گزر گئے تو عاشقوں کی کمریں ٹوٹ گئیں اور عمرؓ جیسا جری انسان بھی اپنے حواس کھو بیٹھا اور جب اس کو یقین دلایا گیا کہ تیرا محبوب واقعی اس جہاں سے رخصت ہو گیا تو فرط غم سے بے ہوش ہو کر گر گیا۔ بلالؓ نے اذان دینی چھوڑ دی اور حسانؓ دیوانہ وار گلیوں میں یہ شعر گاتا رہا تو میری آنکھ کی پتلی تھا جس سے میں باوجود نابینا ہونے کے دیکھتا تھا۔ تو تھا تو سارا جہان اور یہ ساری کائنات میرے تھے۔ تو چلا گیا تو میں واقعی اندھا ہو گیا۔ ڈرتا تھا تو صرف تیری وفات کا، اب جو چاہے مرے یا زندہ رہے مجھے کیا۔

ایسے وجود تھے کہ آپؐ کے کمالات، آپؐ کی عظمتوں کا فیض آج بھی جاری ہے۔ ایسے وجود تھے کہ حجاب میں رہ کر بھی بازار عشق گرم رکھا۔ بڑے بڑے عشاق پیدا کئے اور ایک وہ بھی جو سب عاشقوں سے بڑھ کر عاشق تھا جس کے پور پور سے آپؐ کی محبت ٹپکتی تھی اور وہ کبھی جو الفاظ کا روپ دھارتی تو کچھ مستانے یہ آواز بھی سنتے کہ:

سر دارم فدائے خاک احمدؐ
دلم ہر وقت قربان محمدؐ

اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشقو! تم بھی اپنا سب کچھ اسی داؤ پر لگا دو اور اس وقت تک آرام سے نہ بیٹھو جب تک اپنے امام، اپنے خلیفہ کی قیادت میں وہ دن نہ دیکھ لو جس دن مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک ایک بھی روح ایسی نہ ہو جو محمد مصطفیٰؐ پر درود نہ بھیجتی ہو۔ ایک بھی آنکھ ایسی نہ ہو جو آپؐ کو یاد کر کے نہ روتی ہو۔ ایک بھی دل ایسا نہ ہو جو آپؐ کے فراق میں نہ تڑپتا ہو۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 36273 میں تسنیم کوثر بنت محمد حنیف صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 93/TDA ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 25-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ تسنیم کوثر بنت محمد حنیف صاحب 93/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 محمد یاسین ولد عبدالخالق 93/TDA ضلع لیہ

مسل نمبر 36274 میں مجیب الرحمٰن ولد محمد حنیف صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 93/TDA ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 24-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مجیب الرحمٰن ولد محمد حنیف صاحب 93/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 محمد یٰسین ولد عبدالخالق 93/TDA ضلع لیہ

مسل نمبر 36275 میں خالد احمد ولد محمد طفیل شاہد قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 93/TDA ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 9-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خالد احمد ولد محمد طفیل شاہد 93/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 محمد یٰسین ولد عبدالخالق 93/TDA ضلع لیہ

مسل نمبر 36276 میں شفاقت محمود ولد شوکت محمود قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 93/TDA ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 13-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شفاقت محمود ولد شوکت محمود 93/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 محمد یٰسین ولد عبدالخالق 93/TDA ضلع لیہ

مسل نمبر 36277 میں جاوید اقبال ولد نذیر احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 93/TDA ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 9-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جاوید اقبال ولد نذیر احمد 93/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 محمد یٰسین ولد عبدالخالق 93/TDA ضلع لیہ

مسل نمبر 36278 میں کاشف گلزار ولد ملک گلزار احمد قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول لائن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 16-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ

-/13300 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کاشف گلزار ولد ملک گلزار احمد سول لائن سرگودھا گواہ شد نمبر 1 ملک گلزار احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 محمد بشیر احمد ولد ملک محمد احمد سول لائن سرگودھا

مسل نمبر 36279 میں عطاء اللہ ورک ولد منصور احمد ورک قوم ورک پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2003-7-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء اللہ ورک ولد منصور احمد ورک امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 شریف احمد ولد میاں محمد علی گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 طارق احمد طاہر مربی سلسلہ ادرحماں ضلع سرگودھا

مسل نمبر 36280 میں ثناء اللہ ورک ولد منصور احمد قوم ورک پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2003-7-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ثناء اللہ ورک ولد منصور احمد امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 طارق احمد طاہر وصیت نمبر 30612 گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر 26022

مسل نمبر 36281 میں عمیر اظہر ولد اظہر اقبال قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2003-5-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمیر اظہر ولد اظہر اقبال گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 افضال احمد رؤف وصیت نمبر 27427 گواہ شد نمبر 2 ملک فرحان احمد وصیت نمبر 28921

مسل نمبر 36282 میں عبدالعزیز قمر ولد غلام رسول قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2003-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان رقبہ ساڑھے چار مرلے واقع امیر پارک گوجرانوالہ مالیتی -/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6300 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالعزیز قمر ولد غلام رسول امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمٰن وصیت نمبر 26161 گواہ شد نمبر 2 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846

بقیہ صفحہ 2

سوال وجواب

سیمینار کے تیسرے مقرر مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب تھے وقت کی کمی کے باعث وہ اپنے موضوع روزمرہ کی بیماریاں اوران سے بچاؤ پر روشنی نہ ڈال سکے تاہم انہوں نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے، اس دوران انہوں نے پلاسٹک انیمیا یعنی خون کے کینسر اور پینے کے پانی کو استعمال کرنے کے طریقے تفصیل سے بیان کئے۔ مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہر شعبے کی طرح غذا کے معاملے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اسوہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا نمونہ بھی ہمارے سامنے ہے، آپ باقاعدہ سیر فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ چل پھر رہے ہیں تو جوان ہیں اور اگر کام نہیں کر رہے تو سمجھیں کہ بوڑھے ہوگئے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کے صحت کے حوالے سے بعض اہم اور تاریخی واقعات بھی سنائے۔ اور کہا کہ خداتعالیٰ کی طرف سے اچھی صحت ایک تحفہ ہے اس کی حفاظت کا خیال رکھیں۔ یہ تقریب دعا پر ختم ہوئی۔ جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد ابڑو صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاڑکانہ لکھتے ہیں۔ مورخہ 16۔اپریل 2004ء لاڑکانہ شہر کے ایک مخلص مکرم تاج محمد صاحب ابڑو عمر 66 سال وفات پا گئے۔ آپ کی وفات حرکت قلب بند ہونے سے ہوئی۔ اسی روز بعد نماز عصر مقامی جماعت میں ہی مکرم مربی ضلع مکرم محمد داؤد بھٹی صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم نے سوگواران میں 5 بیٹے اور 5 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد شاہد صاحب سیکرٹری جائیداد دارالصدر غربی (قمر) ربوہ لکھتے ہیں۔ میرا بھانجا نعیم احمد بھٹی صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب بھٹی جرمنی میں شدید بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ جرمنی کے ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ خداتعالیٰ معجزانہ شفا عطا کرے۔

مکرم محمد زاہد صدیقی صاحب سیکرٹری وقف جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں کہ خاکسار کو دل کی تکلیف ہوئی۔ جس پر پہلے انجوگرافی کروائی پھر ڈاکٹرز نے فیصلہ کر کے دل کا بائی پاس PIC میں کروایا۔ احباب جماعت کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء سے نوازا۔ خاکسار تمام احباب و خواتین کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور آئندہ کیلئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہے کہ خاکسار کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم راجہ محمد فاضل صاحب کارکن ایوان محمود ربوہ لکھتے ہیں۔ میری پھوپھی جان مکرمہ صفیہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ میاں وزیر احمد صاحب ساکن نصیرہ ضلع گجرات مورخہ 21۔اپریل 2004ء بروز بدھ وفات پا گئی ہیں مرحومہ کے پسماندگان میں دو بیٹیاں ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم فہیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے مرحومہ کے درجات کی بلندی اور لواحقین کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم حامد احمد مسعود صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی شہر وضلع کی بیٹی طاہرہ مسعود صاحبہ اہلیہ مکرم اجمل ناصر صاحب حال مانچسٹر یوکے اور ہمشیرہ امتہ الرشید قمر صاحبہ اہلیہ مکرم شمیم احمد بھٹی صاحب حال لندن یوکے بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ دونوں بالترتیب مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب مرحوم بری ربوہ کی نواسی اور بھتیجی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

دی سکول آف میتھ میٹیکل سائنسز گورنمنٹ کالج لاہور نے پی ایچ ڈی پروگرام کیلئے M.Sc ڈگری کے حامل طالب علموں سے درخواستیں طلب کی ہیں درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 14 مئی 2004ء ہے داخلہ ٹیسٹ 16 مئی بروز اتوار کو ہوگا مزید معلومات کیلئے جنگ 25۔اپریل 2004ء۔

تصحیح

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کی طرف سے نتیجہ امتحان سہ ماہی چہارم 2003ء میں دوم پوزیشن حاصل کرنے والے مکرم محمود احمد اعوان صاحب ڈیرہ اسماعیل خان کا نام الفضل 27 جنوری 2004ء میں غلطی سے محمد احمد اعوان لکھا گیا ہے۔ احباب ریکارڈ درست کرلیں۔ (قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

ربوہ میں طلوع وغروب 30۔اپریل 2004ء

طلوع فجر	3:53
طلوع آفتاب	5:22
زوال آفتاب	12:06
وقت عصر	4:49
غروب آفتاب	6:50
وقت عشاء	8:19

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
ناصر
Ph:04524-212434 Fax:213966

مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا بااعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ فون آفس: 04524-215171
فون رہائش: 04524-211402-211677

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان
آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 3 مئی 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	گلشن وقف نو
2-30 a.m	چلڈرنز کارنر
2-50 a.m	سیرت حضرت مسیح موعود
3-00 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز ورکشاپ
7-00 a.m	سوال وجواب
7-30 a.m	کوئز روحانی خزائن
8-30 a.m	علمی خطابات
9-10 a.m	گلشن وقف نو
9-50 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	چائنیز سیکھئے
2-00 p.m	سوال وجواب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	کوئز: روحانی خزائن
4-40 p.m	تعارف
5-00 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	زندہ لوگ
6-50 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	خطبہ جمعہ

تعطیل

مورخہ کیم مئی بروز ہفتہ اور 3 مئی 2004ء بروز پیر سرکاری تعطیلات کی وجہ سے ان تاریخوں میں اخبار الفضل شائع نہیں ہوگا۔ احباب کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

انگلینڈ کے بعد الحمدللہ لاہور میں نئی برانچ کے افتتاح کی خوشی میں احمدی بہن بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
دلہن جیولرز
ہمارے ہاں 22 قیراط گارنٹی شدہ سونے کے زیورات
جدید ترین ڈیزائن ... اور
ڈائمنڈ کی ورائٹی ... دستیاب ہے
1-Gold Pala... nce Chowk, Main ...levard, Defence Society, Lahore Cantt.
Dulhan Jewellers
پروپرائٹر: قدیر احمد حفیظ
TEL:042-6684032 Mob:0300-9491442

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست اوپن سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

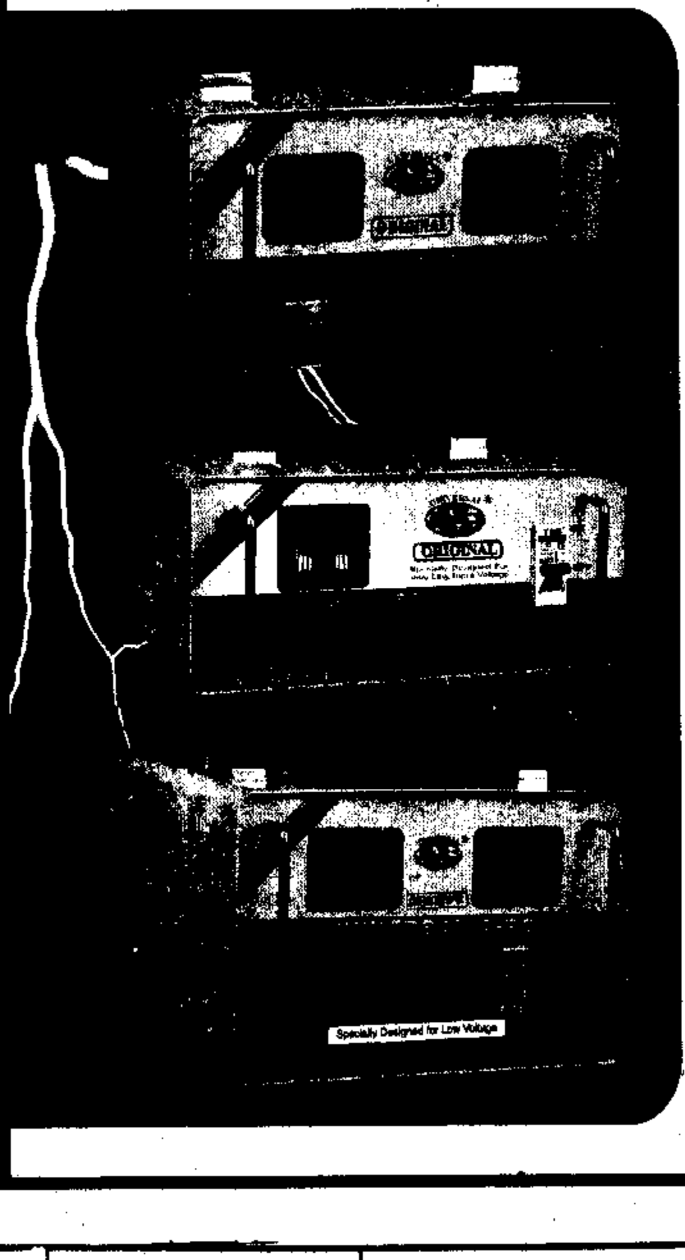

Digital Technology
UNIVERSAL
Voltage
Stabilizers
AUTOMATIC VOLTAGE STABILIZERS FOR
- Fridge
- Freezer
- Computer
- Dish Anteena
- Air Conditioned
- Photocopy Machine

UNIVERSAL APPLIANCES
®T.M REGD No. 77396 113314 ®DESIGN REGD No 6439, 6313, 6686
©COPYRIGHT REGD No. 4851, 4938, 5562, 5563, 5775, 5046. MADE IN PAKISTAN
Dealer: Hassan Traders, Rabwah. Tel: 04524-212987